رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No L 5254

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم جمعہ

۲۷ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳ | ۲۱ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ اخاء ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ آج صبح ساڑھے ۹ بجے بذریعہ موٹر ربوہ تشریف لے گئے ۔ حضور کے ہمراہ سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم رابع اور سید عبد الرزاق شاہ صاحب اور سلسلہ دفتر میں سے چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ گئے ہیں ۔

—— حضرت مکرم مرزا بشیر احمد صاحب کو درد نقرس کی تکلیف ہے ۔ گو پہلے سے بہت افاقہ ہے ۔ تاہم کامل صحت کے لئے ابھی مخلصین سلسلہ کی دعاؤں کی ضرورت ہے ۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

—— سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث ہسپتال سے دق باغ واپس تشریف لے آئی ہیں ۔ طبیعت پہلے سے بہتر ہے ۔ مگر ابھی مکمل افاقہ نہیں ۔ احباب انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

—— میاں عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ لیکن ابھی شام کو حرارت ہو جاتی ہے ۔ اور کمزوری بہت ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

پاکستانی لیڈر ملک فیروز خان نون اتحادی قوموں کے اقتصادی مشن کے صدر منتخب کئے گئے

سنگاپور ۲۰ اکتوبر ۔ آج اتحادی قوموں کے ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کے پانچویں اجلاس کے لئے پاکستانی وفد کے لیڈر ملک فیروز خان نون صدر منتخب کر لئے گئے ۔ آپ کی تائید برطانیہ سوویٹ یونین اور ہالینڈ نے کی ۔ ملک فیروز خان نون نے اپنی ابتدائی تقریر میں کہا ایشیا میں اجتماعی کھیتی باڑی کے طریق کو رواج دینا چاہیئے ۔ بعض ملکوں میں لوگوں کی زرعی ملکیت اتنی تھوڑی ہے ۔ کہ لوگوں کا گذارہ مشکل ہے ۔ یہاں زرعی زمینوں کو قومی ملکیت بنا دینا چاہیئے ۔ آپ نے کہا ایشیا کی ممالک میں عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے تمام ممالک کی ایک دوسرے سے تعاون کی ضرورت ہے ۔ تاکہ ایک دوسرے کی مالی امداد کر کے صنعتوں کو فروغ دے سکیں ۔ آپ نے تمام نمائندوں کو تلقین کی کہ تمام ممالک اپنے اپنے ہاں اعداد و شمار فراہم کریں ۔ تاکہ ترقیات کی سکیموں کو اچھی طرح عملی جامہ پہنایا جا سکے ۔

صرف دوستوں کے لئے

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر ۔ جمہوریہ امریکہ کی سینٹ نے کل ایک ارب ۱۴ کروڑ ۳۰ لاکھ دس ہزار پونڈ کی منظوری دی ہے ۔ اس سے امریکہ کے ساتھ دوستانہ مراسم رکھنے والے ملکوں کی امداد کی جائے گی ۔

ہمیں سمجھوتہ کرنا ہوگا

لیک سکسیس ۲۰ اکتوبر ۔ ہندوستانی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل مجلس اقوام کے خاص نامہ نگاروں کو خطاب کرتے ہوئے سرمایہ داری اور کمیونزم ایک وقت میں ساتھ نہیں چل سکتیں ۔ ان میں سے ایک کو ختم ہونا ہوگا ۔ ایک سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کو مسئلہ کشمیر کے متعلق کسی سمجھوتے کی امید ہے ۔ آپ نے کہا ہمیں ایسا سمجھوتہ کرنا ہوگا ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میرے امریکہ آنے کا مطلب کسی خاص وجہ سے نہیں بلکہ یہی پرانے مطالبات ہیں ۔ ہندوستان کو خوراک کے معاملے میں ترجیح دی جائے اور مشینری بھیجی جائے ۔

شنگھائی پر نیشنلسٹوں کی بمباری

لندن ۲۰ اکتوبر ۔ سنہوا چینی خبر رساں ایجنسی کی ارسال کردہ ایک اطلاع مظہر ہے ۔ کہ گذشتہ ہفتہ نیشنلسٹوں نے شنگھائی پر جو بمباری کی ۔ اس سے ۱۳۰ افراد ہلاک ہوئے ۲۰۰ زخمی ہوئے اور ۵۰۰ کے قریب بے خانماں ہو گئے ۔

پاکستان و سیلون کے درمیان پاسپورٹ

کراچی ۲۰ اکتوبر ۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور سیلون کی حکومتیں اس بات پر راضی ہو گئی ہیں کہ دونوں ملکوں میں آمد و رفت کرنے والے لوگوں کے لئے پاسپورٹ کا سلسلہ جاری کیا جائے ۔ یاد رہے کہ گذشتہ دو ماہ سے عارضی پرمٹوں کا سلسلہ جاری تھا ۔

—— دیپالپور ۲۰ اکتوبر ۔ کل تیسرے پہر تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں نے کہا جو دہ زمینداری نظام اب آخری دموں پر ہے ۔ اب نیا زرعی نظام قائم کیا جا رہا ہے ۔

ہندوؤں کے ماتحت رہنا گوارا نہیں

امرتسر ۲۰ اکتوبر ۔ شرومنی اکالی دل کے صدر مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے انڈین یونین سے مطالبہ کیا ہے ۔ کہ سکھوں کے لئے ایک علیحدہ سکھ اکثریت کا صوبہ بنایا جائے کیونکہ وہ ہندو اکثریت کے ماتحت رہنا نہیں چاہتے ۔

—— جالندھر ۲۰ اکتوبر ۔ آج مشرقی پنجاب کانگرس کی اسمبلی پارٹی کے ۵ ارکان مستعفی ہو گئے ۔ ان کا کہنا ہے کہ مشرقی پنجاب میں جو نئی وزارت بنی ہے ۔

ہندوستان کشمیر میں استصواب رائے سے دانستہ گریز کر رہا ہے

لنڈن اکانامسٹ کا تبصرہ

لندن ۲۰ اکتوبر ۔ موقر جریدہ لنڈن اکانامسٹ کا کہنا ہے کہ ہندوستان کشمیر کے معاملے میں کسی معقول اور منصفانہ حل پر آمادہ نہیں ۔ مجوزہ طریق استصواب سے گریز کر رہا ہے ۔ کیونکہ اسے یقین ہے کہ اگر جلد اور منصفانہ استصواب ہوا ۔ تو کشمیر کی مسلم اکثریت ہندوستان کے خلاف ووٹ دے گی ۔

شاید یہی وجہ ہے کہ اب وہ تحریک کر رہا ہے کہ استصواب سے پہلے امن کے لئے فضا ہموار کرنے کو کم از کم پانچ سال ملنے چاہئیں ۔ دراصل اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس عرصہ میں کشمیریوں میں سیاسی پروپیگنڈا کر سکے گا ۔ اور پاکستان کے اثر کو زائل کر سکے گا ۔ کیونکہ پاکستان کے لئے وہاں اپنا پروپیگنڈا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی ۔ اخبار مذکور کا کہنا ہے کہ یہ مستحسن نہیں ۔ کیونکہ بین الاقوامی سیاست کا تقاضا ہے کہ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ رائے عامہ کے ذریعہ ہو اور خود اس خطے کے باشندے کریں ۔ نہ کہ ان کے حکمران ۔ حیرانی ہے کہ ہندوستان نے خود جو بات حیدر آباد میں برداشت نہیں کی تھی ۔ وہ خود اب اس کی تحریک کر رہا ہے اور اس طرح وہ بین الاقوامی ہمدردی کھو رہا ہے ۔

ایک ہزار ہلاک اور ستر ہزار بے خانماں

گیٹ مالا سٹی ۲۰ اکتوبر ۔ ایک اندازے کے مطابق گذشتہ دو دن سے گیٹ مالا میں جو طوفان باد و باراں ہو رہا تھا ۔ اس سے ستر ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں ۔ اور کم از کم ۱۰۰۰ ہزار آدمی جان بحق ہو گئے ۔ آج نیشنل ریڈ کراس کمیٹی نے اپنے ایک خاص اجلاس میں شہر کے نقصانات پر غور کیا ۔ وزیر مواصلات نے کانگرس کو بتایا کہ اس طوفان سے سڑکوں ۔ پلوں تاروں اور ٹیلیفون کے سسٹم کو جو نقصان پہنچا ہے ۔ اس کی مرمت کے لئے کم از کم ۴۵ لاکھ ڈالر درکار ہیں ۔ اور میرے خیال میں یہ رقم کل نقصان کا تیسرا حصہ ہوگی ۔ مکئی کی فصل کا پانچواں حصہ کلیتہً خراب ہو گیا ہے ۔

اس کے ماتحت رجعت پسند عناصر کی حوصلہ افزائی ہوگی ۔

لیگ میں شمولیت کی تلقین

کوئٹہ ۲۰ اکتوبر ۔ شاہی جرگے اور بلوچستان کونسل کے رکن سردار محمد اکبر خان بگٹی جو حال ہی میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے تھے ۔ تمام بلوچوں سے مسلم لیگ میں شامل ہو جانے کی اپیل کی ہے ۔ آپ نے ایک اخباری بیان میں بذریعہ ڈھاکہ بلوچستان بلکہ سارے پاکستان کی فلاح و بہبود اب اسی ایک ادارے سے وابستہ ہے اور یہ کلیتہً غلط ہے ۔ کہ مسلم لیگ سرداروں کی دشمن ہے ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یہ بھی مستحسن نہیں ہے ۔ کہ ہمارے بعض بڑے بڑے سردار ابھی تک ایسے لوگوں کو پناہ دیتے ہیں ۔ جو درپردہ مسلم لیگ کے خلاف [illegible]

مسئلہ کشمیر پر صلح کر لو!

لندن ۲۰ اکتوبر ۔ ڈیلی گرافک [illegible] کا نامہ نگار [illegible] معلوم ہوا ہے کہ [illegible] دونوں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو [illegible] رہے ہیں کہ وہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان سے [illegible]

مسعود احمد پرنٹر نے [illegible] پرنٹنگ پریس [illegible] میں چھپوا کر دفتر الفضل [illegible] میکلیوڈ روڈ سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا کا نشان

(رقم زدہ حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب)

قاضی عبد الرحیم صاحب ایک پرانے مخلص صحابی ہیں ان کے والد بزرگوار قاضی ضیاء الدین صاحب بھی صحابی تھے۔ قاضی عبد الرحیم صاحب ۱۹۰۱ء میں ہجرت کرکے قادیان آئے تھے اور اسی سال میں نے بھی لاہور سے ہجرت کرکے اور اپنی ملازمت سرکاری کو چھوڑ کر قادیان جا رہا تھا اور قاضی صاحب اور میں ایک عرصہ تک ایک ہندو کے مکان میں کرایہ پر اکٹھے رہتے تھے۔ یہ قاضی صاحب آجکل تعمیر ربوہ کے کام میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے بھائی قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھی ربوہ میں ناظر ضیافت ہیں۔ یہ وہی قاضی صاحب ہیں جو تین سال میرے ہمراہ لنڈن میں مبلغ رہے اور اس طرح اس خاندان کے ساتھ میرے خاص تعلقات محبت ... سے قائم ہیں۔ ان دنوں قاضی عبد الرحیم صاحب نے ایک پرانی ایمان افروز بات یاد دلائی جس کا ذکر افادہ عام کے لئے کرتا ہوں۔

فرمایا کہ جب میں جموں کی ریاست میں ملازم تھا . . . . تو وہاں ایک شخص چراغ الدین نام تھا جو پہلے تو اپنے الہامات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید کرتا رہا مگر بعد میں مخالف ہوگیا۔ اور اسی مخالفت میں حضور کی پیشگوئی کے مطابق مرض طاعون سے ہلاک ہوگیا۔

اس چراغ دین کی بیوی جو جموں میں رہتی تھی اس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ وہ عورت بدکار ہے اور کسی سے مخفی دوستی رکھتی ہے۔ میں نے اس عورت کا ذکر کرتے ہوئے مفتی محمد صادق صاحب کو ایک خط لکھا۔ مفتی صاحب اس وقت اخبار بدر کے ایڈیٹر تھے۔ انہوں نے میرا وہ خط اخبار میں شائع کر دیا۔ جس کو پڑھ کر مخالفین احمدیت نے ایک منصوبہ کیا کہ میرے پر عدالت میں نالش کریں۔ اس عورت کا عدالت میں جاکر ثبوت بہم پہنچانا مشکل کام ہے اس واسطے مجھے خطرہ ہوا۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے تو مفتی صاحب کو نہیں کہا تھا کہ میرا خط اخبار میں شائع کریں۔ مگر انہوں نے کر دیا تو اب مجھ پر مقدمہ بننے لگا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ہم نے دعا کی اب آپ اللہ پر توکل کریں۔

میں دعا کرتا رہا۔ مخالفوں نے میرے خلاف مقدمہ کرنے کے لئے کئی سو روپیہ چندہ جمع کیا اور ایک وکیل کو اس کام کے واسطے آمادہ کیا۔ وکیل صاحب نے میرے خلاف دعوے لکھا اور ایک دن مقرر ہوا کہ وہ دعوے عدالت میں دائر کر دیا جائے۔ لیکن جس دن وہ دعویٰ دائر کرنا تھا۔ اس سے پہلی شب وہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ گھر سے نکل گئی۔

پس مخالفوں کے تمام منصوبے جو میرے خلاف تھے خاک میں مل گئے۔ یہ حضرت اقدس اور دوستوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ خدا نے مجھے مقدمہ میں ماخوذ ہونے سے بچالیا اور چراغ دین اور اس کے ساتھیوں کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا۔ فالحمد للہ۔

ایک اور نشان

قاضی عبد الرحیم صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ "جب میں جموں میں ملازم تھا تو میرے مکان کے قریب ایک میدان میں لوگوں سے ملنے اور تبلیغ کرنے کا موقع ملتا تھا۔ اس مخالف نے اس بات کو روکنے کے لئے ایک دن کھڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں بہت بد زبانی اور گندی فحش گالیاں دیں میں نے صبر کے ساتھ اس کی بد زبانی کو برداشت کیا اور غمگین ہو کر چپ چاپ اپنے مکان پر چلا آیا۔ دوسرے دن صبح کے وقت چند پولیس کے سپاہی آئے اور اسی شخص کو جو ملاح تھا اس سے بڑھ کر گندی گالیاں دیں جو اس نے حضرت اقدس کے حق میں بولی تھیں۔ اور اسے گرفتار کرکے لے گئے۔ اور اس پر خون کا مقدمہ اس جرم میں دائر ہوا کہ اس نے رات کے وقت خلاف قاعدہ چند لوگوں کو اپنی کشتی میں دریا کے پار کیا تھا اور دریا میں طوفان آنے کے سبب اس کشتی سے دو آدمی دریا میں ڈوب کر مر گئے۔ اس پر وہ سزایاب ہوا۔"

ہماری جماعت کے اکثر دوستوں کو بالخصوص ابتدائی زمانہ کے صحابہ کو اس قسم کے نشانات صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ مفتی محمدؐ صادق ربوہ

اطفال احمدیہ کے بیج

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہر طفل کیلئے اس نشان بیج لگانا ضروری ہے۔ یہ بیج دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے ۲ر فی بیج کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ اجتماع کے موقعہ پر مہتمم اطفال کے دفتر سے یہ بیج مل سکیں گے۔

مہتمم اطفال مرکزیہ ربوہ

۴ اس عظیم الشان ہفتہ کا کیا جواب ہوگا۔ سو وہ ہم پہلے ہی عرض کر دیتے ہیں اور وہ یہ ہے

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے ع

ساری خدائی یک طرف فضل الٰہی یک طرف

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

چند ضروری امور

سالانہ اجتماع کے شروع ہونے میں اب بہت ہی تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ امید ہے کہ مجالس اپنے طور پر اس میں شمولیت کے لئے تیاری کر رہی ہوں گی بعض امور کے متعلق یاد دہانی کروائی جاتی ہے تا اگر کچھ کمی رہ گئی ہو تو اس کو جلد پورا کر لیا جائے۔

(۱) صدارت کے انتخاب کے لئے مجالس کی طرف سے حسب ذیل چھ اراکین کو تجویز کیا گیا تھا۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ میاں عبد المنان صاحب عمر۔ مرزا منور احمد صاحب۔ مرزا مبارک احمد صاحب۔ مرزا خلیل احمد صاحب۔ خان عباس احمد خان صاحب۔

چونکہ خدام الاحمدیہ کی رکنیت کی آخری حد چالیس سال کی عمر کا ہونا ہے اس لئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور میاں عبد المنان صاحب عمر کے نام اس مرتبہ انتخاب میں پیش نہیں ہو سکیں گے صرف آخری چار نام (۱) مرزا منور احمد صاحب (۲) مرزا مبارک احمد صاحب (۳) مرزا خلیل احمد صاحب (۴) خان عباس احمد خان صاحب میں کسی ایک کا بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ انتخاب کرنا پڑے گا۔ پس مجالس ان ناموں کو اپنے ہاں پیش کرکے اکثریت کے فیصلہ سے اپنے نمائندگان کو مطلع کریں۔

(۲) سالانہ رپورٹ آپ نے ابھی تک نہیں بھجوائی۔ بہت جلد بلکہ دو تین دن کے اندر اندر معین اعداد شمار کے ساتھ مرکز میں بھجوا دیں۔ وقت بہت کم ہے حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرنی ضروری ہے۔

(۳) شوریٰ کا ایجنڈا دو تین دن میں آپ کو بھجوا دیا جائے گا۔ چونکہ وقت کم ہے اس لئے اس پر خاص اجلاس میں پوری طرح غور کیا جائے اور مجلس کی اکثریت کی رائے سے نمائندہ کو واقف کیا جائے۔

(۴) ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ضرور بھجوائے نمائندگان پوری تعداد میں آنے ضروری ہیں۔ اور ان کے اسماء اور تعداد سے مرکز کو جلد اطلاع دیں۔ یہ نمائندگان منتخب شدہ ہوں۔ نامزد نہ ہوں اور اپنی مجلس کے کوائف سے پوری طرح آگاہ ہوں۔

(۵) نمائندگان تو صرف شوریٰ اور انتخاب صدر کے اجلاس میں حصہ لیں گے۔ اجتماع کی رونق تو دوسرے اراکین ہوتے ہیں۔ اس لئے اراکین کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شریک ہونا چاہیئے۔

(۶) اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اپنے ساتھ مکمل سامان لائیں۔ بستر معہ ضروریات مکمل ہو۔ خیمے لگانے کا سامان مکمل ہو۔

(۷) مختلف مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام اپنے ناموں سے مرکز کو جلد تر اطلاع دیں۔

(۸) اجتماع کا چندہ بہت ہی کم آرہا ہے۔ انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ روپیہ کی فوری ضرورت ہے اس لئے چندہ شرح کے مطابق جلد وصول کرکے بھجوایا جائے۔ چونکہ ابھی ربوہ میں منی آرڈر کی تقسیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں اس لئے خواہ کسی آدمی کے ذریعہ روپیہ بھجوانا پڑے جلد بھجوائیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

خاص کر ان "مرزائیوں" کا جو انہی قوموں میں سے پیدا ہو گئے ہیں وہاں تک تو شاید یہ ہفتہ کارگر نہ ہو سکے۔

اگر مدیر محترم کی سمجھ میں کوئی تجویز نہ آئے تو ہم نہایت ادب کے ساتھ ایک اچھوتی تجویز پیش کرتے ہیں ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اور وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب کے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" کا ترجمہ تمام زبانوں میں کرکے ان قوموں میں مفت تقسیم کر دیا جائے کیونکہ اس رسالہ میں مودودی صاحب نے ثابت کیا ہے کہ نعوذ باللہ رحمۃ للعالمین حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے تلوار کی نوک پر اسلام پھیلایا ہے اور اب بھی مسلمان طاقت حاصل کرکے بہ نوک شمشیر ہی یورپ۔ امریکہ اور ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں اور اسلامی حکومت قائم کر سکتے ہیں۔ اسطرح کرنے سے "مرزائیوں" کا پروپیگنڈا کہ اسلام دنیا کے لئے امن کا پیغام ہے اور اپنی ذاتی خوبیوں کے زور پر پھیلا ہے خود بخود بے اثر ہو جائے گا اور "مرزائی" جھوٹے ثابت ہو جائیں گے اور پھر خود بخود ٹھنڈے ہو جائیں گے۔

اخیر میں ہم مدیر معاصر کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے "مرزائیت" کی ایسی عزت افزائی کی ہے کہ تمام فرقِ اسلامیہ کو اس کے استیصال کیلئے متفقہ طور پر "ہفتہ تردید مرزائیت" منانے کا مشورہ دیا ہے ابھی تک ہمیں اپنی شاید اتنی اہمیت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ انہوں نے ہمیں یہ احساس پیدا کرکے جو ذرہ نوازی فرمائی ہے۔ ہماری طرف سے م

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء

. . . غالب کے اُڑینگے پرزے؟

ذیل میں ہم معاصر عزیز "روزنامہ زمیندار" سے ایک ادارتی نوٹ بعنوان "غور کیجئے" بجنسہ نقل کرتے ہیں:۔

"تنظیم اہلسنت کانفرنس جھنگ میں جناب سردار احمد خان تیانی نے جو خطبۂ صدارت پڑھا۔ اس کا مندرجہ ذیل حصہ خاص طور پر غور طلب ہے۔

قادیانی اخبار الفضل ۹ ستمبر کے ایک خاص چوکھٹے میں اعلان کرتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین وغیرہ وغیرہ کی منظوری سے امسال اجتماعی تبلیغ کے لئے ۲۵ ستمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اس دن کے لئے تیاری کرلیں۔ اور اپنے ضلع کے امیر اور اگر وہاں سے نہ ملے۔ تو نظارت ہذا سے تبلیغی لٹریچر منگالیں۔ یہ دن اجتماعی طور پر تبلیغ کرنے کے لئے وقف کرنے کا دن ہوگا۔ پس ایسا پروگرام بنایا جائے۔ کہ تمام دن سوائے حوائج ضروریہ کے تبلیغ میں گزارا جائے ہر جماعت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اپنی جماعت کی رپورٹ دفتر ہذا میں جلد تر ارسال فرمائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اسی پرچہ کا ایک اور اعلان بھی سن لیجئے جس کا عنوان ہے:۔

"سال میں ایک احمدی" اس کے نیچے لکھا گیا ہے۔ کہ اگر ہم میں سے ہر ایک خادم اس بات کا عہد کرے۔ کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ تو چھ سات سال میں ایسا عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائیگا۔ کہ اس کی مثال ڈھونڈھے مشکل ملے گی یہ اعلان مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہے۔ کیا ایسے اعلانات جماعت اہلسنت کو چیلنج نہیں کرتے۔ اور کیا یہ اعلانات کئی سال سے برابر جاری نہیں ہیں۔

ہمارے پیر ہمارے سجادگان ہمارے علمائے کرام اور ہمارے اہل ثروت بزرگ کیا ان اعلانات سے بے خبر ہیں اور اگر بے خبر ہیں۔ تو کیا یہ بے خبری مجرمانہ بے خبری نہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ چھوٹے بڑے سن رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ آج یہ گیا کل وہ گیا۔ مگر جس جمود کا میں ذکر کرچکا ہوں۔ اس نے کچھ کرنے نہ دیا۔ بلکہ یہ حضرات اس ارتدادی عمل سے ایک گونہ مانوس ہو کر اسے سہار گئے ہیں۔ حالانکہ یہ سب لوگ چشتی۔ قادری۔ نقشبندی اور اہلحدیث وغیرہ جیسے سلسلوں میں مربوط تھے۔ اور کسی نہ کسی تسبیح کے دانے تھے۔

سلسلوں کی طرف سے دیکھ بھال اور سنبھال نہ رہی۔ تو یہ دانے بکھرے اب کوئی دانہ کسی کے ہاتھ لگ رہا ہے۔ تو کوئی کسی کے۔ نہ کسی کے اخراج پر کسی کو افسوس ہوتا ہے۔ اور نہ کسی کے ادخال سے کسی کو راحت و مسرت حاصل ہوتی ہے"۔

یہ ارشادات کسی تبصرے کے محتاج نہیں سوال یہ ہے۔ کیا اہلسنت اہل شیعہ اور اہل حدیث کی جماعتیں تردید مرزائیت کے لئے متفقہ طور پر کوئی ہفتہ نہیں منا سکتیں اگر مسلمان فرقہ وارانہ موشگافیوں سے الجھے رہے۔ تو فتنۂ مرزائیت کو پھیلنے کا پورا موقعہ مل جائے گا"۔ (زمیندار ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

معاصر نے تنظیم اہل سنت کانفرنس جھنگ کے خطبہ صدارت کی عبارت نقل فرما کر اسکی یہاں تک تصدیق فرمائی ہے۔ کہ اس پر کسی قسم کا تبصرہ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ بلکہ معاصر "مرزائیت" کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کے لئے خطبۂ صدارت سے بھی چند قدم آگے بڑھ گیا ہے۔ جناب صدر سردار احمد خان تیانی نے تو اہلسنت والجماعت کے مختلف سلسلوں چشتی۔ قادری اور نقشبندی کے ساتھ صرف اہلحدیث کو ہی جوڑنے کی جسارت کی تھی۔ لیکن معاصر عزیز اہل شیعہ اور خدا جانے اور کونسا فرقہ ہے۔ (جس کا نام مٹ جانے کی وجہ سے پڑھا نہیں گیا) کے ساتھ بھی اہل سنت والجماعت کا گٹھ جوڑ اس جہاد اکبر میں کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ جو "مرزائیت" کے خلاف خود معاصر نہایت ناکامی کے ساتھ چہل سال سے کرتا چلا آیا ہے۔

چہل سال عمر عزیزت گذشت

اسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ معاصر کے دل پر "مرزائیت" کا ہول بری طرح طاری ہے۔ اور بات بھی سچی ہے۔ کیونکہ خود معاصر عزیز کو اس کا تلخ تجربہ ہے۔ کہ جس "مرزائیت" کا استیصال مولوی محمد حسین بٹالوی کی علمیت سے لے کر مولوی ظفر علی خان صاحب کی طلاقت بیانی اب تک نہیں کرسکی ہے۔ وہ ہو نہ ہو کوئی ایسی ہی سخت جان چیز ہے۔ کہ جب تک سب فرقوں کے مسلمان مل کر "تردید مرزائیت کے لئے کوئی ہفتہ نہیں منائینگے" کامیابی نہیں ہوسکتی۔

غور فرمائیے "مرزائیت" کی یہ کتنی عزت افزائی ہے۔ ایک تنکا جس کو سمندر کی اژدروش موجیں باری باری سے غرق کرنے کے لئے اپنی پوری پوری تندی کے ساتھ برابر ساٹھ سال سے ابھرتی اور اپنے قطرے قطرے کا زور لگاتی رہی ہیں۔ اب اس ایک ناچیز تنکے کو غرق کرنے کے لئے سارے سمندر میں متفقہ طور پر عظیم الشان طوفان برپا کرنے کی تدابیر زیر غور ہیں۔ اس سے بڑھ کر "مرزائیت" کی عزت افزائی اور کیا ہوسکتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر "مرزائیت" کے حق میں تبلیغ تو خود مرزائی بھی اپنی ساٹھ سالہ جد و جہد میں نہیں کرسکے۔ تردید "مرزائیت" میں تمام فرق کا متفقہ طور پر ایک پورا ہفتہ منانا کتنی عظیم الشان فتح ہے "مرزائیت" کی۔ پھر یہ کتنی ضرب کاری ہے ان فاتحین قادیان کی "خود داری" پر جو اب تک اپنی فتح کے پھریرے لہرا رہے ہیں۔ کہاں سوئے پڑے ہیں فاتحین "مرزائیت"! کیا یہ ان کے لئے مر مٹنے کا مقام نہیں ہے۔ کہ وہ تو اپنی فتح کی خوشی میں آسودہ ہو کر شادیانے بجا رہے ہوں۔ اور معاصر "زمیندار" تردید "مرزائیت" کے لئے متفقہ طور پر پورا ایک ہفتہ منانے کا مشورہ دے کر ان کی تردید کر رہا ہو۔ اور ان کے سب کئے کرائے پر پانی پھیر رہا ہو۔

پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدیر محترم نے یہ سمجھ کر کہ "در کار خیر حاجت استخارہ نیست" یہ مشورہ آپ ہی آپ پیش کر دیا ہے۔ مولوی ظفر علی خان، مدیر مرحوم اختر علی خان صاحبان سے بھی مشورہ نہیں کیا۔ لیکن انہیں چاہیئے تھا کہ مولوی صاحب کے ان اشعار ہی کو مد نظر رکھتے۔ جن کے ہر مصرعہ میں "قادیانیت" کو شکست فاش دی گئی ہے۔ اور جن کو ان کا درخشاں اور شاندار رشحہ قلم سمجھ کر بڑے طمطراق سے شائع کیا جاتا ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی۔ جو مدیر محترم کے نظر سے اوجھل تھی۔ مولوی ظفر علی خان صاحب جن کی تمام "فتحوں" کو اس طرح بیک جنبش قلم ملیامیٹ کر دیا گیا ہے۔ کیوں نہ پکار اٹھیں ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پھر مدیر معاصر کو غلطی لگی ہے کہ مشترکہ و متفقہ ہفتہ "مرزائیت" کی تردید میں کافی ہوگا۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اس ضمن میں ہفتے تو کیا مہینے بلکہ سال منائے جاچکے ہیں اور وہ بھی مشترکہ اور متفقہ۔ کیا مولوی محمد حسین بٹالوی نے تمام ہندوستان میں پھر کر دو سو مولویوں کے فتاوے "مرزائیت" کی تردید میں جمع کر کے شائع نہیں کئے تھے۔ بلکہ بیرون ہندوستان سے بھی فتاوے منگوائے گئے تھے۔ اور آخر یہ علمائے کرام ساٹھ سال جب سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریک "مرزائیت" کی بنیاد رکھی ہے۔ سوائے "تردید مرزائیت" کے اور کرتے کیا رہے ہیں؟ ان کے نزدیک تو سوائے تردید "مرزائیت" کے اب اور اسلام کا کام رہا ہی نہیں۔ جو ان کی توجہ کا محتاج ہو۔ ساری دنیا کے مسلمان عیسائی یا آریہ ہو جائیں۔ تو ان کی بلا سے مگر ایک نہ ہوں تو "مرزائی" نہ ہوں اگر تمام دنیا کی اقوام اسلام کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دینے پر تل جائیں۔ تل کیا جائیں بلکہ مٹاتی چلی جا رہی ہوں تو کوئی غم نہیں بس ایک "مرزائیت" فتح ہو جائے۔ تو سب ٹھیک ٹھاک ہے۔ روس کا کمیونزم اور امریکہ کے ایٹم بم خود بخود ختم ہو جائینگے کیونکہ تمام دشمنان اسلام کی باگ ڈور تو مرزائیوں کے ہاتھ میں ہے۔ جب یہ نہ رہیں گے۔ تو فلسطین سے بھی یہودی نکل جائیں گے۔ کیونکہ یہ یورپین قومیں اسلامی دنیا پر اڈتی آ رہی ہیں انہی "مرزائیوں" کی شہ پر تو ایسا ہو رہا ہے۔ اور یہ جو یورپ اور امریکہ وغیرہ ممالک میں "مرزائی" مبلغ بنا بنا کر بھیجتے ہیں۔ وہی تو یورپ اور امریکہ والوں کو نئی نئی قسم کے جنگی ہتھیار ایجاد کرنا سکھا رہے ہیں تاکہ وہ ان کے بل پر اسلامی دنیا پر چھا جائیں۔ اس میں جھوٹ بھی کیا ہے۔ اس کا تو ظاہرا ثبوت ہے۔ کیا ان مرزائیوں نے تمام یورپ کی زبانوں میں "قرآن کریم" کے تراجم نہیں شائع کر دیئے۔ بس یہی ہے اس کا لازمی نتیجہ۔ یورپ کی قومیں قرآن مجید کی حکمتیں سیکھ لیتی ہیں۔ اور پھر عقل دوڑا کر نئی نئی ایجادیں کر لیتی ہیں۔ جن سے ہم پر وار کرتی ہیں

خیر یہ تو اب طے ہو ہی چکا ہے کہ تردید "مرزائیت" میں متفقہ طور پر ایک ہفتہ منایا جانا چاہیئے۔ اسپر عمل بھی سمجھ لیجئے کہ ہو چکا۔ اور یہ بھی یقینی ہے کہ اس سے "مرزائیت" پر ضرب کاری لگے گی۔ اور وہ یہاں بالکل مٹ مٹا جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ان "مرزائیوں" کے استیصال کی کیا تجویز ہوگی۔ جو بغل میں قرآن دابے یورپ۔ افریقہ اور امریکہ کے شہروں میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ کالم ۳-۴)

ایک خواب اور اس کی تعبیر

(از صوفی خدابخش صاحب عبد واقف زندگی)

ستمبر ۱۹۴۷ء میں جبکہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے غالباً ابھی قادیان دارالامان میں ہی تشریف رکھتے تھے اور یہ عاجز محمد نگر لاہور میں رہتا تھا میں نے ایک خواب دیکھا جو حضرت میاں صاحب اور فنِ فلم سازی سے تعلق رکھتا تھا۔ میں جب قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کر رہا تھا تو اس وقت میں نے یہ خواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں تو تحریر کر دیا تھا لیکن حضرت میاں صاحب محترم کو اس سے مطلع نہیں کر سکا۔ اب جبکہ یہ خواب دوسرے بلکہ تیسرے رنگ میں اور پہلی دو دفعہ سے زیادہ واضح طور پر پورا ہوا یعنی حضرت میاں صاحب نے سینما اور فلم وغیرہ کے متعلق مضامین لکھے تو مجھے بھی تحریک ہوئی کہ اس خواب کے متعلق تحریر کروں۔ لہٰذا یہ چند سطور احباب کے ملاحظہ کے لئے سپردِ قلم کرتا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ "حضرت میاں صاحب قادیان میں کسی سینما ہال میں (ویسے قادیان میں کوئی سینما ہال نہیں ہے) ایک فلم دکھا رہے ہیں اور میں اور میرے بیوی بچے بھی وہ فلم دیکھنے کے لئے وہاں موجود ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ گویا آپ فلم وغیرہ دکھانے کی مشق کر رہے ہیں اور میں حضرت میاں صاحب کے پاس ہی کھڑا ہوں جہاں کہ آپ کھڑے فلم مشینری کو آپریٹ کر رہے ہیں۔ اس ہال میں جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے پبلک کے بیٹھنے کے لئے گیلریاں بنی ہوئی ہیں اور سب سے اوپر چھت کے پاس کی گیلری بہت وسیع ہے جس پر بہت سے خوبصورت مور پھر رہے ہیں۔ اس کے بعد نظارہ بدلا اور میں نے دیکھا کہ حضرت میاں صاحب لاہور میں ہیں اور خاکسار بھی وہیں موجود ہے۔ آپ ایک فلم تیار کروا رہے ہیں جس میں آپ نے بعض احمدی ماہرین کو جو پہلے فلم سازی کا کام کرتے رہے ہیں کام کرنے کے لئے لگایا ہوا ہے۔ اور انہوں نے بڑی کوشش اور محنت کے ساتھ ایک لمبی فلم تیار کی ہے۔ وہ ایک ریل یعنی چرخی پر لپٹی ہوئی ہے۔ ایک ماہر فلم ساز نے اس فلم کا ایک سرا مجھے پکڑا دیا ہے اور خود چرخی کو ہاتھ میں لے کر دوسری سمت پر دوڑا ہے اور وہ فلم کھلی چلی جاتی ہے اور اس نے مجھے بھی دوڑنے کے لئے کہا ہے۔ لہٰذا میں بھی اس فلم کو پکڑے ہوئے مخالف سمت میں دوڑا ہوں جس سے وہ فلم تمام کی تمام کھل گئی ہے۔ اس کے بعد اس کو ایک لمبے کمرے میں چھت کے ساتھ ساتھ خشک ہونے کے لئے اس طور پر لٹکا دیا گیا ہے کہ اس کا طول کمرے کے طول اور عرض اس کے عرض کے متوازی ہے۔ جب وہ فلم خشک ہو کر تیار ہو گئی تو حضرت میاں صاحب نے اسے ملاحظہ فرمایا ہے اور یہ عاجز بھی پاس ہی کھڑا ہے۔ آپ اس فلم کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے ہیں اور فرمایا ہے کہ بہت اچھی فلم تیار ہو گئی ہے۔ بالخصوص یہ بات دیکھ کر کہ اس عاجز (راقم الحروف) کا بھی فوٹو اس فلم میں آ گیا ہے کھل کھلا کر ہنستے ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ جس وقت میں اس فلم کو قادیان میں تیار کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو یہ بھی وہیں تھے۔ اس لئے ان کا بھی فوٹو اس میں آ گیا ہے۔ اسی وقت یہ بھی ظاہر ہوا ہے یا غالباً حضرت میاں صاحب نے فرمایا ہے کہ اس فلم کا نام "دل بہادر" فلم ہے اور میں اس وقت خیال کرتا ہوں کہ پہلے کسی فلم کا نام "دل بہار" فلم تھا۔ جس میں صرف رائج الوقت دل خوش کن نظارے وغیرہ تھے اور اب یہ ایسی فلم تیار ہوئی ہے جس میں دلوں کے اندر بہادری کے جذبات پیدا کرنے والے واقعات اور نظارے محفوظ کئے گئے ہیں اور غالباً یہ بھی خیال کیا کہ اس میں قادیان کے دورانِ فسادات ۱۹۴۷ء کے خطرناک حالات روح فرسا واقعات اور بہادرانِ احمدیت کی دلجمعی جوانمردی کے مظاہرے دکھائے گئے ہیں۔ اس لئے اس کا نام "دل بہادر" رکھا گیا ہے پھر میں نے حضرت میاں صاحب سے عرض کی کہ حضور یہ تو وہی فلم ہے جو آپ قادیان میں تیار کر رہے تھے اس میں اور اس فلم میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اتنا فرق جتنا کہ ایک ماہر اور اناڑی کے کام میں ہوتا ہے۔ میں چونکہ اس کام سے ناتجربہ کار تھا۔ اس لئے اچھی طرح تیار نہ کر سکا۔ اور یہ لوگ چونکہ اس کام کے ماہر تھے لہٰذا انہوں نے اسے احسن طور پر تیار کر لیا ہے۔"

یہ خواب میں نے اسی وقت اپنے ایک محترم رشتہ دار ملک محمد مستقیم صاحب A.T.O لاہور سے بیان کیا تو انہوں نے اس کی یہ تعبیر بیان فرمائی کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو قادیان کے دورانِ فسادات ۱۹۴۷ء کے واقعات قلم بند کرنے کی توفیق ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت میاں صاحب نے قادیان کے ان واقعات کو ایک کتاب کی صورت میں شائع فرمایا جس کا نام "Qadian - a test case" رکھا۔ اور اس کے بعد ایک اور کتاب "قادیان ڈائری" کے نام سے بھی نکلی۔ پس یہ خواب ایک رنگ میں ملک صاحب کی کی ہوئی تعبیر کے مطابق پورا ہوا۔

میرا اس فلم میں آنا اس طرح پر پورا ہوا کہ باوجود سرکاری اور نیم ملٹری ملازمت کے مجھے بطور درویش ۵/۸/۴۸ کو قادیان جانے کی توفیق ملی۔ اور حضرت میاں صاحب نے ہی بعد دعا ہمارے قافلہ کو الوداع فرمایا اور ہم آپ سے شرفِ مصافحہ حاصل کر کے قادیان دارالامان کی طرف روانہ ہوئے۔ ان ایام میں قادیان جانا خطرے سے خالی نہ تھا۔ ہمیں رات گورداسپور میں بسر کرنی پڑی اور ہم سے بمشکل حکام گورداسپور کی روکوں کے باوجود دوسرے دن شام کے وقت قادیان دارالامان پہنچ کر امن کا سانس لیا۔ کیونکہ ان کا ارادہ ہمیں واپس لوٹانے کا تھا۔ رستہ میں ہمیں لوگ بنظرِ حیرت و استعجاب دیکھتے اور ہماری طرف انگلیاں اٹھاتے تھے۔ گورداسپور میں ہم نے سنا کہ علاقہ کے سکھوں نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ مسلمانوں نے ننکانہ صاحب کو ختم کر دیا ہے۔ اس لئے ہم نے قادیان کو ختم کرنا ہے چنانچہ جب ہم قادیان پہنچے تو سنا کہ دو تین روز قبل ہی ایک سکھ جتھا حملہ کی نیت سے ہماری آبادی کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا۔ لیکن انہیں منتشر کر دیا گیا اس کے بعد سکھوں اور ہندوؤں نے فیصلہ کیا کہ ان کا (درویشانِ قادیان کا) مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے۔ نہ ان سے کوئی چیز لی جائے اور نہ انہیں کوئی چیز دی جائے۔ تاکہ یہ تنگ آ کر یہاں سے چلے جائیں اور قادیان خالی ہو جائے۔ چنانچہ ایک ماہ تک اس پر عمل در آمد ہوا۔ آخر یہ دیکھ کر کہ ان کے کانوں پر تو جوں تک نہیں رینگتی اور ہماری اپنی پبلک ہی اس سے تنگ آ گئی ہے خود ہی بائیکاٹ بند کر دیا۔ خاکسار ۵/۱۲/۴۸ تک قادیان دارالامان میں رہا۔ اس اثناء میں اور بھی اہم واقعات رونما ہوئے جو یقیناً ایک دن تاریخ احمدیت کی زینت بنیں گے۔ چنانچہ ہم نے ایک مجلس "بزمِ درویشاں" کے نام سے قائم کی۔ جس کا کام درویشوں کی تعلیم و تربیت تھا۔ یہ عاجز بھی اس میں کام کرتا رہا بلکہ اس کے بانیان میں سے تھا۔ اس مجلس کے ضمن میں اور اس کے علاوہ بھی درویشانِ قادیان کے فوٹو لئے گئے جن میں اس عاجز کا بھی فوٹو آیا۔ اور یہ تمام امور بحیثیت انچارج صیغہ حفاظتِ مرکز حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے ماتحت ہی آتے ہیں۔ اور انہیں یقیناً تاریخ احمدیت کی ایک فلم کہا جا سکتا ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے بھی شمولیت کی توفیق بخشی اور اس طرح یہ خواب دوسرے رنگ میں بھی پورا ہوا جو پہلے سے بھی زیادہ واضح تھا۔ چنانچہ اسی کے ثبوت کے طور پر میں نے اپنے سفر و قیام قادیان دارالامان کے یہ چند واقعات مختصر طور پر تحریر کئے ہیں۔

مگر سب سے زیادہ واضح طور پر یہ خواب اس وقت پورا ہوا ہے جبکہ حضرت میاں صاحب نے بعض دوستوں کے استفسار پر کہ "موجودہ فلم میں نقص کی کونسی بات ہے اور اگر یہ فلم اچھی نہیں تو کونسی فلم اچھی سمجھی جا سکتی ہے؟" دو مضامین تحریر فرمائے اور ان مضامین میں عین میرے خواب کے مطابق دو خاص الفاظ یعنی "دل بہار" نہیں "دل بہادر فلم اچھی ہے" کی مکمل تفسیر بیان فرمائی۔ آپ نے اپنے ان مضامین میں یہی تحریر فرمایا کہ رائج الوقت فلمیں جن میں بالعموم صرف سامانِ تفریح ہی ہوتا ہے اور وہ بھی اخلاق سوز اور روحانیت کے لئے تباہ کن اور بے حیائی کے طریق پر سب ممنوع ہیں۔ یہ گویا دل بہار کے لفظ کی تفسیر تھی اور ایسی فلموں کو جن میں دلوں میں بہادری اور شجاعت اور عزم و ثبات کے جذبات پیدا کرنے والے جنگی نظاروں، جوشِ عمل پیدا کرنے والے تاریخی واقعات اور علمی حقائق دکھلائے گئے ہوں اور کوئی بات خلافِ اخلاق نہ ہو۔ انہیں آپ نے جائز قرار دیا اور یہ لفظ دل بہادر کی تشریح تھی۔ اور کمال یہ کہ آپ نے اپنے مضمون میں سچے اور نیک نیت مومن کے دل کو ہی اچھی اور بُری فلم میں امتیاز کا اصل ذریعہ قرار دیا ہے اور ادھر اس خواب میں بھی دل بہار اور دل بہادر کے ہی الفاظ آئے ہیں یہ تیسری صورت ہے جس میں پہلی دونوں دفعہ سے زیادہ نمایاں طور پر یہ خواب پورا ہوا۔

عین ممکن ہے کہ لفظی طور پر بھی کسی وقت اللہ تعالیٰ اس خواب کے پورا ہونے کے سامان پیدا فرما دے یعنی حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ موجودہ اخلاق سوز فلموں کے مقابل پر حقیقی معنوں میں دل بہادر یعنی احمدی نقطۂ نگاہ کے مطابق کارآمد اور مفید فلموں کے تیار کرنے کی توفیق بخش دے۔

بالآخر خاکسار کی یہ استدعا ہے کہ ہماری جماعت کو مندرجہ بالا نقطۂ نگاہ کو مدنظر رکھتے ہوئے صنعتِ فلم سازی کے مفید پہلوؤں کی طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ تاکہ نہ صرف جماعت کے نوجوانوں کو ہی موجودہ گندی فلم کی اخلاق سوز آگ سے محفوظ و مصئون رکھا جا سکے بلکہ عام مسلمانوں میں صحیح مذاق پیدا کر کے پاکستان کی مضبوطی اور استحکام کے بھی سامان پیدا کئے جا سکیں علاوہ ازیں یہ چیز تجارتی نقطۂ نگاہ سے بھی بہت مفید ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے لئے پہلے سے پبلک کے ذہنوں کو تیار کیا جا سکے۔ جو اس وقت بدقسمتی سے بہت بگڑی ہوئی حالت میں ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

توبہ کا دروازہ انسان کیلئے ایک نعمت عظمیٰ ہے

(از حکیم الدین احمد صاحب خانیوال ضلع ملتان)

خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفات کے ظہور کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی مخلوق نہیں جو صفاتِ الٰہیہ کی مظہر اتم ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام سے قبل ملائکہ کا وجود تو تھا۔ مگر ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات کا ظہور نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے خدائے عزوجل نے حضرت آدم کو پیدا کیا۔ اور اماں حوا سے اسکی نسل جاری کی۔ اور تمام اجرام فلکیہ کو ملائکہ کے ساتھ آدم کی خدمت کرنے کا حکم دیا۔ مگر ناری وجود نے جس کو شیطان کے لفظ سے تعبیر ہوا۔ اسکی خدمت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نافرمانی کے نتیجہ میں شیطان خدا تعالیٰ کے دربار سے دھتکارا گیا۔ تب اس نے اپنی شیطنت پر قائم رہنے کی قیامت تک مہلت مانگی اور خدا کی مخلوق کو سچے راستہ سے ورغلانے کا عزم کر لیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان۔ تو میرے نیک بندوں پر غلبہ نہیں پا سکتا"۔

حوا کے غلطی کرنے سے حضرت آدم بھی بھول گئے۔ اور شیطان کو اپنا خیرخواہ سمجھ کر اسکی بات پر کان دھرا۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے انہیں ہجرت کا حکم دیا۔ اور دنیاوی طور پر تمام تکالیف کا سامنا کرنے کو کہا۔ اور تنبیہہ کی۔ کہ شیطان کو اپنا پکا دشمن سمجھنا۔ اسکی بات کبھی نہ ماننا۔ اگر کبھی غلطی سے ٹھوکر کھا جاؤ۔ تو فوراً میری طرف رجوع کرنا۔ کیونکہ انہٗ یقبل توبۃ کے ماتحت میں تمہاری حالت زار کو دیکھ کر رجوع برحمت ہوتا ہوں۔

پس توبہ کا دروازہ انسان کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ مگر توبہ اسکی قبول ہوتی ہے جو سچے دل سے کرتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ انما توبۃ علی اللّٰہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب فاولٰئک یتوب اللّٰہ علیھم۔ توبہ اس شخص کی قبول ہوتی ہے۔ جو غفلت سے۔ بے سمجھی سے گناہ کر بیٹھے۔ پھر جلدی اس فعل پر نادم و پشیمان ہو۔ خدا کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کر کے معافی کا طلبگار ہو۔ اور یہ تمام ترکیفیت دل سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ فرمایا۔ وکان اللّٰہ علیماً حکیماً۔ کہ خدا تعالیٰ کو علم ہے۔ کہ اسکی توبہ دل سے ہے یا ظاہر سے ہے۔ اسی واسطے دوسری جگہ سورہ تحریم میں فرمایا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللّٰہ توبۃً نصوحاً۔ کہ اے مومنو اللہ تعالیٰ کی طرف سچے دل سے جھکو۔ عسٰی ربکم ان یکفر عنکم سیاٰتکم و یدخلکم جنّٰت تجری من تحتھا الانھار۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ تمہاری برائیاں دور کر دیگا۔ اور بالآخر تم جنت کے وارث ہو جاؤ گے۔

یہ ہے توبہ کی حقیقت جسے اسلام سکھاتا ہے۔ یہ توبہ نہیں کہ انسان پہلے گناہ کرے۔ اس نیت سے کہ وہ بعد میں توبہ کرے گا۔ اور خدا کو راضی کرے گا۔ جیسے یوسف کے بھائیوں نے کہا تھا۔ کہ یوسف کو قتل کر دو۔ بعد میں تکونوا من بعدہٖ قوماً صالحین۔ توبہ کر کے نیک بن جانا۔ اسی خیال میں ڈوب کر بعض نادان بڑی دلیری سے گندگی میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہوئے گناہ کرنے سے نہیں شرماتے اسلام ایسی دلیری کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ مبادیٔ اثم سے بھی بچنے کا حکم دیتا ہے۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ توبہ اس شخص کی قبول ہو سکتی ہے۔ جو یعملون السوء بجھالۃ دیدہ ودانستہ گناہ نہ کرے۔ بلکہ بے سمجھی سے کر بیٹھے۔ پھر جلدی اس سے نفرت کا اظہار کرے۔ اور آئندہ اسے عملاً چھوڑ دے۔ یہ سچی توبہ کہلاتی ہے۔ اور اسی توبہ کو اسلام پیش کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جب ہم عیسائی مذہب پر غور کرتے ہیں۔ تو وہاں توبہ کا ایک بھیانک منظر نظر آتا ہے۔ کہ آدم نے گناہ کیا۔ اس لئے بنی آدم میں وراثۃً گناہ چلا آیا۔ اس لئے ماسوا حضرت عیسیٰ کے (نعوذ باللہ) کوئی بشر گناہ سے پاک نہیں۔ تمام گنہگار ہیں۔ یہ اس لئے ہے۔ کہ عیسائیت کے خدا میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ وہ کسی گنہگار کو معاف کر دے۔ کیونکہ معاف کرنا اسکی صفت عدلیت کے خلاف ہے۔ اور اگر اسے سزا دے۔ تو اسکی شفقت روک بنتی ہے۔ اس لئے عیسائیت کے خدا نے اپنے معصوم بیٹے مسیح کو بھیجا۔ تا وہ اپنے ماننے والوں کے گناہ اٹھا لے۔ اور صلیب پر جان دیدے سو مسیح نے عیسائیوں کے گناہ اپنے ذمہ لئے اور صلیب پر جان دے دی۔

یہ وہ گندہ اور ذلیل ترین عقیدہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ جلشانہٗ اپنے کلام میں فرماتے ہیں۔ "تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا۔ ان دعوا للرحمٰن ولدًا۔ قریب ہے کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اسی وجہ سے کہ عیسائیوں نے مسیح کو اس کا شریک بنا لیا ہے۔ کیا خدا ظالم ہے۔ کہ کروڑہا گنہگاروں کے گناہوں کو ایک معصوم آدمی پر تھوپ دے۔ اور اسے صلیب دے دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو اسکی صفت تواب اور رحیم کا انکار کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ایک انسان کو اس کا شریک ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بالآخر اسے ظالم قرار دیا ہے۔

غرضیکہ عیسائیت مسئلہ کفارہ کو مان کر توبہ کا دروازہ بند کرتی ہے۔ اور اسلام توبہ کا دروازہ کھولتا ہے۔ بلکہ اسلام کا خدا خود کہتا ہے۔ کہ لوگو میرے حضور گر جاؤ۔ میں تمہاری توبہ کو قبول کروں گا۔ جیسے فرمایا۔ واللّٰہ یرید ان یتوب علیکم۔

ہندو مذہب بھی عیسائیت کی طرح توبہ کی مخالفت کرتا ہے۔ اور یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ انسان کے تمام گناہ معاف نہیں ہو سکتے۔ کم سے کم ایک گناہ پرمیشور اپنے پاس بقایا رکھ لیتا ہے۔ تا کہ گنہگار اس کے قبضہ میں رہ سکے۔ گویا ہندو دھرم کا ایشور اپنی مخلوق پر قادر نہیں۔ اس لئے وہ اپنی قدرت جتانے رکھنے کے لئے کم سے کم ایک گناہ ہر شخص کے ذمہ باقی رکھنے پر مجبور ہے۔ گویا ہندو مذہب کے نزدیک کوئی انسان بھی کلیۃً گناہ سے پاک نہیں۔ اور اس کا خدا تمام گناہ معاف کرنے پر قادر نہیں۔ پس ہندوازم اپنے اندر تفریط کا رنگ رکھتا ہے۔ اور توبہ کو کسی رنگ میں قابل قبول نہیں سمجھتا۔ جس کے نتیجہ میں ہر انسان ہر وقت گنہگار قرار پاتا ہے۔ اور عیسائیت اس کے مقابلے میں افراط کا رنگ رکھتی ہے۔ کہ تم کفارہ پر ایمان لاؤ گے۔ تو تمہارے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد جی بھر کے گناہ کرو۔ تمہیں ڈر کس کا ہے۔ گویا عیسائیت کفارہ کی آڑ میں گناہ کا دروازہ کھولتی ہے۔ اور توبہ کا دروازہ بند کرتی ہے۔ مگر اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو افراط اور تفریط سے بالکل پاک ہے۔ اور وہ ہمیشہ صراط مستقیم کو اختیار کرتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ الایمان بین الخوف والرجاء۔ کہ سلامتی ایمان خوف اور امید دونوں کے وجود سے پیدا ہوتی ہے۔ صرف خوف سے ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ جیسے ہندومت کا خیال ہے کہ انسان کبھی بھی گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اسے ہر وقت خدا کے قہر کے نیچے دبا رہنا چاہیئے۔ اور ایمان نہ ہی اکیلے رجاء سے قائم رہ سکتا ہے جیسے عیسائیت کہتی ہے۔ کہ کفارہ تسلیم کرنے کے بعد نیک عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ پس دونوں مذہب توبہ سے علیحدہ علیحدہ رنگ میں منکر ہیں۔ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جو انسان کو ہر راستہ پر مشعل کا کام دیتا ہے۔ اور توبہ جیسی نعمت سے اسے غیر منقطع جنت کا وارث بنا دیتا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے طالب علم کی شاندار کامیابی

احباب کو یہ خبر سنکر خوشی ہوگی۔ کہ تعلیم الاسلام کالج کی سیومنگ کلب کے کپتان مصلح الدین صاحب بنگالی متعلم فورتھ ایئر کلاس نے پنجاب کے تیراکی کے ٹورنامنٹ میں ۱۵۰۰ میٹر یعنی ایک میل لمبے مقابلے میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اب مصلح الدین صاحب اپنے سابقہ ریکارڈ اور موجودہ کامیابی کی بناء پر پنجاب یونیورسٹی کی انٹر ورسٹی ٹیم اور پنجاب کی بین الصوبائی ٹیم کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں۔ اب وہ انتیس ماہ حال کو کراچی میں یونیورسٹیوں کے باہمی تیراکی کے مقابلوں میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے شریک ہو رہے ہیں۔ اور صوبہ مغربی پنجاب کی طرف سے پاکستان کے بین الصوبائی تیراکی کے ٹورنامنٹ میں ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ ماہ حال کو شمولیت کر رہے ہیں۔ انہیں پریکٹس میں بہت دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ہمارا اپنا تالاب جو خالی پڑا ہے۔ ابھی تک ہمیں نہیں دیا گیا۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے یہ نمایاں اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور بابرکت کرے۔ آمین۔

پریذیڈنٹ سیومنگ کلب تعلیم الاسلام کالج لاہور

درخواستہائے دعاء

(۱) کمترین کی اہلیہ سلطانہ عزیزہ بیگم سیڑھیوں سے گر جانے کی وجہ سے سخت زخمی ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد عبدالعزیز ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال حال کھاریاں ضلع گجرات (۲) برادرم چودھری منظور احمد صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان کا چھوٹا صاحبزادہ منور احمد ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت احمدیہ دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار چودھری عبدالغفور خاں پاکپٹن ضلع منٹگمری (۳) چراغ الدین صاحب نانبائی لنگرخانہ کی بیوی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نذیر احمد۔ (۴) میری اہلیہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ برکت علی پاور ہاؤس حیدرآباد (سندھ) (۵) بندہ بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبداللہ تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ (۶) موضع دھیرو کی چک ۳۳۳ ضلع لائل پور کے چند احمدی احباب اور ان کے ہمراہ ان کے رشتہ دار جو کہ غیر احمدی ہیں۔ ایک مقدمہ میں چند ماہ سے گرفتار ہیں۔ صفائی کے گواہ ان کی طرف سے صفائی دے چکے ہیں۔ اب فیصلہ کی تاریخ ہے۔ سب احمدی احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ ان سب کی رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید محمد امین شاہ دیہاتی مبلغ۔

پاکستان ملٹری اکاڈمی کاکُل

پاکستان ملٹری اکاڈمی قائم ہوئے ابھی ایک ہی برس ہوا ہے۔ لیکن اس کا معیار اتنا بلند ہو چکا ہے کہ وہ دوسری فوجی تربیت گاہوں سے بخوبی مقابلہ کر سکتی ہے۔ اکاڈمی میں جدید ترین اصول سے فوجی تربیت دی جاتی ہے اور یہ مقصد ہمیشہ پیش نظر رکھا جاتا ہے کہ بہترین کردار کے افسر تیار کئے جائیں جو فوجی قیادت کی اعلیٰ ترین صلاحیتوں کے مالک ہوں۔

قیام

اس اکاڈمی کا افتتاح ۲۵ر نومبر ۱۹۴۸ء کو ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کے ہاتھوں سے کاکل میں ہوا کاکل ایبٹ آباد کے شمال میں چار میل دور ضلع ہزارہ میں واقع ہے۔ یہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے اور وادی کے قدرتی مناظر اتنے حسین ہیں کہ دلوں پر دیرپا نقش چھوڑتے ہیں۔ پہلے یہاں رائل انڈین آرمی سروس کور اسکول تھا مگر تقسیم کے وقت انڈین ملٹری اکاڈمی دہرہ دون ہندوستان کے حصہ میں آئی اور پاکستان کو اپنے لئے ملٹری اکاڈمی الگ کھولنا پڑی۔ چنانچہ ۱۵ر نومبر ۱۹۴۷ء کو جگہ کا انتخاب ہوا اور ۲۰ جنوری ۱۹۴۸ء کو جب پہلا کورس شروع کرنے کے واسطے کیڈٹ پہنچے تو پریڈ کا بنا میدان، اور میدانی کھیلوں کے لئے میدان تیار کیا جا چکا تھا۔

تنظیم

پہلے کورس میں انڈین ملٹری اکاڈمی کے چند مسلمان افسر اور ۶۰ مسلمان کیڈٹ لئے گئے۔ کورس کی بنیاد رائل ملٹری اسکول سانڈھرسٹ پر رکھی گئی اور ایسی فوجی روایات کی بنیاد ڈالی گئی۔ جو نئی مملکت کے شایان شان ہوں۔

کیڈٹ کمپنیوں کی تنظیم رائل ملٹری اکاڈمی کے نمونہ پر کی گئی ہے نظم و ضبط بہت اعلیٰ درجہ کا ہے ہر کیڈٹ کمپنی کے انتظامات علیحدہ علیحدہ ہیں ڈزرٹک اور دانا بریگیڈ کے میس اور رائل ملک کلب نے اپنا سارا فرنیچر اور سامان اکاڈمی کو دیدیا ہے یہ سامان اور ان رجمنٹوں کے نشانات جو دو ملک میں کام کر چکے ہیں بڑی قیمتی چیزیں ہیں اور ان کی وجہ سے اکاڈمی کے پاس بہترین ریکارڈ فراہم ہو گیا ہے۔

انسٹرکشن اسٹاف تمام تر پاکستانی ہے جس کے اکثر لوگ انڈین ملٹری اکاڈمی میں کام کر چکے ہیں اور بعض انگلستان کے تربیت یافتہ ہیں۔ ڈرل اسٹاف میں ۵۰ فی صدی برطانوی اور ۵۰ فیصدی پاکستانی ہیں۔ انتظامی شعبہ میں سابقہ ہندوستانی فوج کے تین برطانوی افسر ہیں کمانڈنٹ بھی ایک برطانوی افسر ہے۔

نصاب اور بعض دیگر خصوصیات

نصاب کا ۵۰ فی صدی حصہ علمی مضامین پر مشتمل ہے تاکہ کیڈٹوں کی نظر میں وسعت پیدا ہو اور عام معلومات میں اضافہ ہو۔ ذریعہ تعلیم انگریزی ہے کمپنیوں کے نام تاریخ اسلام کی مشہور فوجی شخصیتوں مثلاً خالد۔ قاسم اور طارق کے ناموں پر رکھے گئے ہیں۔ کیڈٹ بٹالین کو پہلی پاکستان بٹالین (قائد اعظم کی اپنی بٹالین) ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ اعزاز خود قائد اعظم نے عطا فرما کر بٹالین کا کرنل انچیف ہونا قبول فرمایا تھا

ملٹری اکاڈمی میں بڑا عمدہ جذبہ کارفرما ہے۔ اور تربیت پانے والے نوجوان بہترین افسر بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں کہ فوجی تربیت کا یہ ادارہ پاکستان کے لئے باعث فخر بن جائے گا۔

دُعائے مغفرت

میرے بہنوئی محمد صدیق صاحب کے والد مکرم حکیم اللہ دتا صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے کچھ عرصہ بمقام چک ۱۵۵ شمالی ضلع سرگودھا میں بیمار رہ کر مورخہ ۱۰ر اکتوبر بروز سوموار کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرما کر جنت فردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خصوصاً ان کے دو لڑکوں کو (جن میں سے ایک ابھی تک قادیان میں بطور درویش مقیم ہے اور ایک جن کا نام مولوی ابراہیم صاحب ہے اور مشرقی افریقہ میں بطور مبلغ کام کر رہے ہیں) کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مرحوم و مغفور بڑے سادہ بردبار حلیم الطبع اور سلسلہ کے خادم تھے اور کبھی بھی کسی سے کینہ و حسد وغیرہ نہیں رکھتے تھے۔ شاہ پور ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ اور قادیان میں حکمت کی دوکان بھی کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں شفا بہت تھی۔ چونکہ مجھے ان سے ایک خاص محبت اور انس تھی۔ اس لئے میں نے مذکورہ بالا عرض کی ہے۔ امید ہے احباب ان کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں گے۔

(عطاء اللہ محمود دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

یہ سونے اور غافل ہو جانے کا وقت نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مخلصین جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مقامی جماعت کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ اگر کام نہیں کرتے تو تم خود افراد جماعت کو بیدار کرو۔ اور ان کے اندر ایک نئی زندگی اور روح پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ یہ بیداری کا وقت ہے۔ یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ یہ سونے اور غافل ہو جانے کا وقت نہیں۔ تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو سکرٹری اور پریذیڈنٹ سمجھے اور تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو سلسلہ کا ذمہ دار سمجھے۔ جب تم میں سے ہر شخص کا ایمان اتنا مضبوط ہو جائیگا کہ وہ سمجھے گا کہ سلسلہ کی عمارت کا بوجھ مجھ پر ہی ہے میں ہی وہ ستون ہوں۔ جس پر احمدیت کی چھت قائم ہے۔ اگر میں ہلا تو احمدیت بھی ہل جائے گی۔ تب تمہیں وہ مقام میسر آجائے گا کہ کوئی آفت تمہارے سر کو نیچا نہیں کر سکے گی۔ اور کوئی ابتلاء تمہیں ہراساں نہیں کر سکے گا!"

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد مبارک کے بعد مزید کسی تحریک کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس لئے انہی سطور پر اکتفا کرتے ہوئے عہدیداران مال اور مخلصین جماعت سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کے لازمی چندہ جات کی خصوصیت سے وصول کا تسلی بخش انتظام فرمائیں اور رقوم ساتھ کے ساتھ روانہ مرکز کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (نظارت بیت المال)

فرض کی اقسام

فرض کی دو قسمیں ہیں (۱) فرض عین اور (۲) فرض کفایۃ فرض عین سے مراد ایسی عبادت ہے جس میں تمام افراد کی شمولیت ضروری ہے۔ اگر ایک فرد بھی دانستہ طور پر پیچھے رہا تو وہ خدا کے نزدیک گنہگار ہے۔ جیسے فرض نمازیں ہیں۔ ان میں سب افراد کی شمولیت ضروری ہے اگر کوئی شخص عمداً نماز کو ترک کرتا ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من ترك الصلوٰة متعمّدًا فقد کفر۔ کہ وہ کافر ہے۔ دوسری قسم فرض کفایۃ ہے۔ اس سے مراد ایسی عبادت ہے کہ شرعاً تمام افراد کا بجالانا ان کے ذمہ حق کے طور پر ہے۔ لیکن اگر قوم کے بعض افراد اسے بجالاتے ہیں۔ تو وہ بجالانا سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے۔ جیسے میت کا جنازہ۔ اہل بستی پر حق ہے کہ اسے ادا کریں۔ لیکن اگر ۱۰۰ میں سے ۲۰ بیس پڑھ آئیں۔ تو سب کی طرف سے ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بھی نہ پڑھے۔ تو سب گنہگار ہوں گے باوجودیکہ فرض کی مذکورہ دونوں اقسام سے احباب کو واقفیت ہے۔ مگر حال یہ ہے کہ ہم لوگ فرض عین کو فرض کفایۃ سمجھتے ہیں اور فرض کفایت کو فرض عین قرار دیتے ہیں اور اس موقعہ پر آکر مومن اور غیر مومن اور دیندار اور دنیادار کا عقدہ حل ہو جاتا ہے۔ مومن تو خدا سے ڈرتا ہے اور فرض عین کو فرض عین قرار دے کر نمازوں میں حاضر ہوتا ہے مگر غیر مومن اور دنیادار کو خدا کا ڈر تو ہوتا ہی نہیں کہ نمازوں میں حاضر ہو۔ اس کو رشتہ داروں کی ناراضگی کا ڈر ہوتا ہے کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جاویں اس لئے جنازہ میں ضرور حاضر ہو جائیگا۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کریم میں ہے۔ یخشون الناس کخشیۃ اللہ۔ کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ لوگوں سے اس طرح ڈرتے ہیں۔ جیسے کہ خدا سے ڈرنے کا حق ہے۔ پس یہ گروہ فرض کفایہ کو فرض عین قرار دیتا ہے۔ اور فرض عین کو فرض کفایۃ اور خیال کرتا ہے کہ جب دوسرے لوگ مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔ تو اسے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کا جائزہ لیتے رہیں اور پڑتال کرتے رہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز باجماعت کے مسئلہ کو خطبات میں نہایت اہمیت دی ہے اور بار بار توجہ دلائی ہے اور اگر اس کے باوجود بھی نمازوں میں اہتمام نہ ہوا اور ترک کیا گیا۔ تو سہ

اب بھی اگر نہ سمجھے تو سمجھائے گا خدا!

(خاکسار فخر الدین مولوی فاضل ربوہ۔ ضلع جھنگ)

اقوال و افکار

"تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رسی مضبوطی سے تھامے رہنا چاہیئے۔ میری حکومت پاکستان اور حجاز کے درمیان زیادہ دوستی اور قریبی تعلقات پیدا کرنے کی ہمیشہ مخلصانہ کوشش کرتی رہی ہے"

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود
(۲۸ ستمبر کو مکہ معظمہ میں پاکستانی وفد کے سامنے تقریر)

"مشرقِ وسطیٰ میں پاکستان کی رہنمائی اور قیادت کی ضرورت آئندہ اور شدت سے محسوس ہوگی۔ اگر پاکستان کی قیادت میں مشرق وسطیٰ منظم شکل اختیار کرے تو ہر قوم اس کا احترام کرے گی نیز عالمی امن کے قیام پر اس کا کافی اثر پڑیگا"

عمر رضا ڈگرل کا ایک مضمون
(مطبوعہ روزنامہ "جمہوریت" استنبول مورخہ ۲۴ اگست)

"پاکستان مسلمانوں کی آزادی کا مظہر ہے اور عالم اسلام کی مشترکہ فتح کا ترجمان ہے لہذا اس کی بہبودی ایک مشترکہ ذمہ داری ہے"

الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان
(۱۲ اکتوبر کو اسٹاف کالج کوئٹہ میں تقریر)

"اگر پاکستان دیگر ملکوں کے نقش قدم پر چل کر اپنے سکے کی قیمت کم کر دیتا تو ڈالر کمانے اور ڈالر کے اخراجات کم کرنے کا دوہرا مقصد فوت ہو جاتا"

آنریبل مسٹر غلام محمد
(۱۵ اکتوبر کو پاکستانی روپے کے مسئلہ پر نشری تقریر)

"مجھے پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم خود کو اس میراث کے قابل بنا دیں گے۔ جو ہمارے محبوب قائد نے ہمارے لئے چھوڑی ہے۔ روشن مستقبل صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ہمت اور عزم کے ساتھ بلا خوف اپنا فرض سرانجام دیتے ہیں"

آنریبل مسٹر لیاقت علیخاں
قائداعظم کی برسی کے موقعہ پر پیغام

"مجھے اس ملک میں پہلے اطالوی نمائندہ کی حیثیت سے پاکستانی باشندوں کی اعلیٰ خوبیوں اور ہر شعبہ میں ان کی عظیم الشان ترقیوں کا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے اور اس کا اعتراف کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔

اطالیہ کے وزیر مختار متعینہ پاکستان
(۲ ستمبر کو اسناد سفارت پیش کرنے وقت تقریر)

"مسٹر جناح کو جذبہ حب جاہ کی وجہ سے حقیقی عظمت حاصل نہیں ہوئی۔ اس عظمت کی اصل وجہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ اپنی قوم کو متحد کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں"

(اخبار سنڈے نیشن رنگون مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء)

"ہندوستان کے مقابلہ میں پاکستان کی اقتصادی حالت بہتر ہے عموماً مغربی پاکستان میں زراعتی پیداوار کی بڑی بچت ہوتی ہے۔ اور امید ہے کہ آبپاشی کے نئے ذرائع مکمل ہونے پر یہ بچت اور بڑھائی جائے گی"

(اخبار مانچسٹر گارڈین مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۴۹ء)

"پاکستان تو اب بھی اس کے لئے تیار ہے بلکہ اس کا متمنی ہے کہ کشمیر میں ایک غیر جانبدار استصواب رائے عامہ کے ذریعہ نتائج معلوم کئے جائیں۔ لیکن اس متفقہ حل کے متعلق دہلی سے کچھ سننے میں نہیں آتا"

اخبار اسپکٹیٹر ۱۶ اگست ۱۹۴۹ء

"پاکستان اور ہندوستان دونوں برطانوی دولت مشترکہ میں شامل ہیں اس لئے دولت مشترکہ کی دوسری حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ کشمیر پر مصالحت کرانے کی ہر ممکن کوشش کریں"

میچسٹر ڈسٹ ریکارڈ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۴۹ء

"آپ میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنی حیثیت و قابلیت کے مطابق پاکستان کی خدمت انجام دے۔ یہ نادر موقعہ ہمیشہ نہیں آتا۔ آپ اس کی اہمیت کو سمجھئے اور اپنی تمام صلاحیت اور قابلیت مملکت کی تعمیر کے لئے وقف کر دیجئے"

الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان
کوئٹہ میونسپل کمیٹی میں تقریر

"پاکستان میں ایک عظیم ملک بننے کی زبردست صلاحیت ہے۔ وہ زندگی اور قوت سے لبریز ہے اور دنیا کے نقشہ پر باقی رہنے کے لئے قائم ہوا ہے"

جیلین، ڈیلو، روپر
کرسچین سائنس مانیٹر۔ بوسٹن کی ۲۱ جون کی اشاعت میں

"پاکستان اقتصادی حیثیت سے ترقی کر رہا ہے۔ لیکن ہندوستان اب تک اپنے پاؤں پر نہیں کھڑا ہو سکا۔ اس دوران میں ہندوستان کو آزادی کی اس سے زیادہ قیمت دینا پڑی۔ جتنا برطانیہ کو اپنی سلطنت ہاتھ سے نکل جانے سے نقصان اٹھانا پڑا"

نیویارک ٹائمز
مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء

"ہر وہ شخص جو برطانیہ میں پیدا ہوا ہے اور جسے اپنے قومی وقار کا احساس ہے اسے حیدرآباد کے انجام پر واقعی سخت افسوس ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ جب ہم ہندوستان چھوڑنے کی تیاری کر رہے تھے اس وقت ہم نے والیان ریاست کو بالعموم اور حیدرآباد کو بالخصوص جو یقین دلایا تھا۔ یہ انجام بالکل اس کے برعکس ہوا ہے"

ایک مشاہد کا مکتوب مطبوعہ "اسپکٹیٹر" مورخہ ۲۶ اگست

"اقتصادی تعمیر کا مسئلہ ہو یا ملکی تحفظ کا بہر صورت پاکستان اپنے ہر شہری سے قومی بہبودی کے مشترکہ مفاد کے لئے بہترین خدمات کی توقع رکھتا ہے"

الحاج خواجہ ناظم الدین
گورنر جنرل پاکستان
(۱۲ اکتوبر کو اسٹاف کالج کوئٹہ میں تقریر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۰۸۶۱ میں نصیر احمد ولد چوہدری حیات محمد ساکن کھیوا باجوہ ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کا ایک مکان نصف پختہ واقع موضع مذکور میں بلا شراکت غیری ہے۔ جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے شمالی جنوبی چوہدری عطاء اللہ صاحب جنوب غلام محمد پسران بوٹا قوم جٹ رسول بخش صاحب۔ اس کے علاوہ اراضی مبلغ -/۳۶۰ روپیہ کی ہے۔ اس کے علاوہ گزارا ماہوار معمولی تجارت پر ہے۔ جس کے ذریعہ اندازاً -/-/۵۰ روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے۔ مکان اراضی اور آمد ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ ماہوار آمد کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

العبد: محمد نصیر ولد محمد حیات صاحب
گواہ شد: چوہدری رشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد: مستری محمد ابراہیم۔

وصیت نمبر ۱۲۳۳۹ میں ممتاز عصمت زوجہ جناب عبدالخالق صاحب عمر ۲۲ سال ساکن امرتسر حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائداد منقولہ حق مہر۔ مبلغ -/-/۲۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند زیور طلائی ۱۳½ تولہ قیمتی -/-/۱۳۵۰ روپیہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

ہار طلائی وزنی	۴ تولہ قیمتی	= -/-/۴۰۰	روپیہ
جھمکے	۱½ " "	= -/-/۱۵۰	"
نامہ بمع زنجیر	۲ " "	= -/-/۲۰۰	"
بالیاں " "	۱ "	= -/-/۱۰۰	"
۱۶۔ انگوٹھیاں	۳ "	= -/-/۳۰۰	"
چوڑیاں	۲ "	= -/-/۲۰۰	"
کل قیمت		= -/-/۱۳۵۰	"
حق مہر		= -/-/۲۰۰۰	"
کل میزان		= -/-/۳۳۵۰	"

مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ ممتاز عصمت گواہ شد: قاضی شریف الدین احمد گواہ شد: عبدالخالق ہنستہ خاوند موصیہ گواہ شد: محمد عبدالرحمن صدیق آزاد

وصیت نمبر ۱۲۳۳۱ میں خلیل احمد ولد مہر خانصاحب قوم بلوچ چاہ جوگی ساہووال شاہپور حال بر لسط بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ ایک سو -/۱۰۰ روپیہ اور غیر منقولہ ایک مکان قیمتی -/۲۰۰ روپیہ ہے جس کا میں واحد مالک ہوں۔ اس یکصد روپیہ سے پرچون کی دوکان کرتا ہوں۔ سردست میں بطور مہاجر کشمیر آیا ہوا ہوں۔ واپسی پر میری جو ماہوار یا سالانہ آمدن ہوا کرے گی میں اس کا دسواں حصہ باقاعدہ ادا کیا کروں گا۔ العبد: خلیل احمد ولد مہر خان

گواہ شد: اقبال احمد بھٹی
گواہ شد: بدر الدین

تبت پر کمیونسٹوں کے حملہ کا خطرہ ۔ امریکہ سے مدد کی درخواست

لندن ۲۰ر اکتوبر ۔ افواہ ہے کہ تبت نے چینی کمیونسٹوں کے حملہ کی صورت میں امریکہ کی امکانی امداد کے متعلق غیر سرکاری طور پر سلسلہ جنبانی کی ہے ۔ امریکہ کے ایک مشہور سیاح امریکہ واپس آئے ہیں ۔ انہوں نے صدر ٹرومین کو توجہ دلائی ہے ایک نامہ اور تبت کے دلی سلطنت کی طرف سے پیغامات پیش کئے ہیں سو اشنگٹن کی ایک اطلاع کے مطابق سیاح لے کچھ زبانی پیغام بھی دینا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس پیغام میں یہ بھی دریافت کیا گیا ہے کہ آیا کمیونسٹوں کے حملہ کی صورت میں امریکہ تبت کی مدد کے لئے آنے پر تیار ہوگا ۔

اس اطلاع میں اس استفسار کے متعلق امریکہ کے کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس میں امریکی امداد کی نوعیت ظاہر کی گئی ۔ اور نہ ہی یہ بتایا گیا کہ امداد تبت تک کس طرح پہنچائی جائے ...ن کیا جاتا ہے کہ کمیونسٹوں کے حملہ اور تبت پر قبضہ کے خطرہ کو تبت میں بہت اچھی طرح سے محسوس کیا جا رہا ہے ۔ کمیونسٹوں نے چین کے اس قدیمی مطالبہ کو دہرانا شروع کر دیا ہے کہ تبت ایک چینی صوبہ ہے ۔

لندن کے بعض مبصروں کا خیال ہے ۔ کہ کمیونسٹ چین ہندوستان سے ٹکر لینے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ تبت پر ان کے حملہ سے ہندوستان سے بھی ٹکر ہو جانے کا امکان ہے ۔ (راسٹار)

طونس کا اخبار دو سال کیلئے بند

پیرس ۲۰ر اکتوبر ۔ طونس کی اطلاعات مظہر ہیں کہ طونس کے قوم پرست عربی زبان کے اخبار "الراکب" کی اشاعت دو سال کیلئے ممنوع قرار دیدی گئی ہے ۔ اور ان کے مالک کو تین ماہ قید اور ۲ لاکھ فرانک جرمانہ کی سزا دی گئی ہے کیونکہ اس نے مسیو پیرفرانس کے نمائندہ اور طونس کے وزیر اعظم کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کئے تھے ۔ (راسٹار)

سردار ابراہیم ۲۶ر اکتوبر کو لیک سکسیس جائیں گے

مظفر آباد ۲۰ر اکتوبر ۔ کشمیر کے متعلق مجلس تحفظ کے مباحثہ کے وقت موجود ہونے کے لئے صدر آزاد کشمیر حکومت سردار محمد ابراہیم خان لیک سکسس جا رہے ہیں ۔ وہ ۲۶ر اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہوں گے ۔ امریکہ میں وہ ۷ ہفتے قیام کریں گے ۔ وہ امریکہ کا دورہ کریں گے ۔ اور امریکی عوام کے سامنے اپنی حکومت کا معاملہ پیش کریں گے ۔ (راسٹار)

اٹیمی طاقت کی کمیٹی کو محفوظ رقم خرچ کرنے کی اجازت

نیویارک ۲۰ر اکتوبر ۔ امریکہ میں نئے ہتھیار بنانے کے ایک بڑے پروگرام پر فوراً ہی عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا ۔ چند ماہ پیشتر ان نئے اٹیمی ہتھیاروں کا تجربہ کیا گیا تھا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب فوجی افسروں نے ان ہتھیاروں کو پھٹتے ہوئے دیکھا تو وہ ہکا بکا رہ گئے تھے ۔ یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ اس پروگرام کے بجٹ ۔۔ کروڑ پونڈ کی لاگت سے ایٹم بم کی تیاری میں بہت بڑی توسیع کی جائے گی ۔ نئے تیز ہتھیار ہیروشیما کے ایٹم بم سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہیں اور ان ہتھیاروں کی تیاری فوراً شروع کی جاسکتی ہے اس سال کے اوائل میں جب سے ان کی آزمائش کی گئی ہے انہیں انتہائی طور پر پردہ راز میں رکھا جا رہا ہے ۔

صدر ٹرومین نے کانگرس کی اٹیمی طاقت کی کمیٹی کو ایٹم کی ترقی کے لئے محفوظ رقم کو خرچ کرنے کا اختیار دیدیا ہے ٹینسی میں اٹیمی کارخانہ کی توسیع کی جائے گی ۔ اور کمیٹی ہیمفورڈ کے اٹیمی کارخانہ پر مزید ۹۰ لاکھ پونڈ خرچ کرنا چاہتی ہے ۔ (راسٹار)

بلوچستان کونسل کا اجلاس ختم ہوگیا

کوئٹہ ۲۰ر اکتوبر ۔ آج بلوچستان کونسل کا ۲ روزہ اجلاس ختم ہو گیا ۔ کونسل نے مختلف امور پر غور کیا ۔ ان میں بعض آبپاشی کی اسکیموں ۔ ایک زراعتی مشاورتی کمیٹی کے قیام اور محکمہ سول سپلائی کے اسٹاف میں تخفیف کے متعلق سفارشیں کیں ۔ سفارشات کی رو سے یہ تخفیف مختلف اشیاء پر سے بتدریج کنٹرول ہٹنے اور فوجی دستہ پیدا کرنے ... روپیہ سالانہ کا خرچ مرکزی حکومت کے برداشت کرنے کے بعد خود بخود ہو جائے گی ۔ (راسٹار)

سیفٹی آرڈی نینس کی تنسیخ کا مطالبہ

راولپنڈی ۲۰ر اکتوبر ۔ مقامی اشتراکی جماعت کے آفس سیکرٹری محمد شریف کے بارے میں جن کو گذشتہ ہفتے نے پاکستان سیفٹی آرڈی نینس کے تحت گرفتار کیا گیا تھا معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان کو چھ ماہ کے عرصہ کے لئے سنٹرل جیل میں بند کر دیا گیا ہے ۔

اس عرصے میں ڈیموکریٹک اسٹوڈنٹس یونین نے جو طلبا کی بائیں بازو کی جماعت ہے ۔ محمد شریف کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے ۔ اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے ۔ انہوں نے سیفٹی آرڈی ننس کی تنسیخ کا بھی مطالبہ کیا ہے ۔ جو ان کے خیال میں جابرانہ اور شرمناک ہے ۔ اور جو مغربی نازی ازم کے تاریک ایام کی یاد دلاتا ہے ۔ (راسٹار)

کیا چینی اشتراکی فوج فارموسا پر حملہ کرے گی!

ہانگ کانگ ۲۰ر اکتوبر ۔ توقع ہے کہ چین کی خانہ جنگی کو ختم کرنے کی آخری مہم کے ایک حصہ کے طور پر چینی اشتراکی فوجیں فیوکن ساحل سے ایک سو پچاس میل دور قوم پرستوں کی ... پر جلد ہی بحری حملہ شروع کر دیں گی ۔ فارموسا مارشل چیانگ کائی شیک کی ذاتی جاگیر ہے ۔ اور اس کے عرصے سے قوم پرستوں کا آخری فوجی اور سیاسی سہارا سمجھا جاتا رہا ہے ۔ اس امر کی اطلاع مل چکی ہے ۔ کہ اشتراکی فوجوں نے ہانگ کانگ سے تین سو میل شمال میں ایموئے کی بندرگاہ کو فتح کر لیا ہے ظاہر ہے کہ فارموسا پر حملہ کرنے کے لئے ایموئے کو استعمال کیا جائے گا ۔

اشتراکیوں نے ایموئے کے ۔۔ میل جنوب میں فوجا ... کے مقام پر بہت سی کشتیوں اور چھوٹے جہازوں کا ایک حملہ آور بیڑا جمع کر لیا ہے ۔ بیڑا دس ہزار افراد کو لے جا سکتا ہے ۔ اشتراکی فوجیں کشتیوں ہی سے ایموئے پر اتری تھیں ۔ باوجود اس کے کہ یہ فوج ... ایک ہزار افراد پر مشتمل تھی ۔ بظاہر کمزور لیکن یہ قوم پرست محصور فوج کو منتشر کرنے میں کامیاب ہوگئی ۔ اب اطلاع ملی ہے ۔ کہ یہ فوج ... حصوں میں بٹ کر نزدیک کے جزیروں میں پناہ ڈھونڈ رہی ہے ۔ ایموئے اور ہانگ کانگ کے درمیان ریڈیو کے ذریعہ سلسلہ مواصلات منقطع ہو گیا ہے ۔

فارموسا میں قوم پرست فوجوں کی تعداد ۔۔ ہزار ہے جس میں اعلیٰ ڈویژن میں ہیں ان کی تربیت جنرل سن لی کی ذاتی کمان کے تحت ہوئی ہے ۔ (راسٹار)

شہزادہ عبد الرحیم کے مقدمہ کی سماعت

کوئٹہ ۲۰ر اکتوبر ۔ گذشتہ جمعہ کو خان قلات کے چھوٹے بھائی شہزادہ عبد الرحیم کے اپنی بیوی کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ کی جو سماعت سیشن کورٹ میں شروع ہوئی تھی وہ آج ختم ہو گئی ۔ ۳ر نومبر کو فیصلہ کا اعلان کر دیا جائے گا ۔ ... زیادہ استغاثہ کے گواہ پیش ہوئے ۔ جن سے ملزم کے وکیل مسٹر اے کے بروہی نے جرح کی ۔ گواہوں میں بلوچستان کے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کو عترٹ کے سول سرجن اور بلوچستان کے ریونیو کمشنر شامل تھے ۔ چار اسیسروں نے متفقہ طور پر کہا کہ شہزادہ نے اپنی مدافعت میں اقدام قتل کیا تھا ۔ (راسٹار)

برطانیہ یوگوسلاویکیا کی حمایت کرے گا!

لندن ۲۰ر اکتوبر ۔ برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مجلس تحفظ کی نشست کے لئے یوگوسلاویہ کے بجائے یوگوسلاویکیا کی حمایت کی جائے ۔ ... میعاد ... اقوام متحدہ کی دفعہ ۲۳ ہے ۔ جس کی رو سے مجلس کی غیر مستقل نشستیں جغرافیائی بنیاد پر تقسیم کی جاتی ہیں ۔ برطانیہ نے یوگوسلاویکیا کی حمایت اس لئے ... کی ہے کہ وہ مجلس میں دولت مشترکہ کی نمائندگی ...

جنرل فرانکو کی پرتگال روانگی

میڈرڈ ۲۰ر اکتوبر ۔ جنرل فرانکو جمعہ کے روز صبح کو ویگو روانہ ہوں گے ۔ جہاں وہ ملبس جانے کے لئے جہاز "گلیسیا" پر سوار ہوں گے ۔ وہ پرتگال میں پانچ یوم قیام کریں گے ۔ ۱۹۰۹ء کے بعد شاہ الفانسو پرتگال گئے تھے ۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مملکت اسپین کا حاکم پرتگال جا رہا ہے ۔ ان کے جہاز کے ہمراہ دو کروزر اور تین تباہ کن جہاز ہوں گے ۔ جنرل فرانکو کے ہمراہ وزیر خارجہ وزیر بحری فوج کے اعلیٰ افسر اور ... کے سب سے بڑے افسر جنرل وان ... ہوں گے ۔ (راسٹار)

اسرائیلی پونڈ کی قیمت میں مزید کمی

لندن ۲۰ر اکتوبر ۔ تل ابیب سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ اسرائیلی حکومت اور ماہرین مالیات ڈالر کے سلسلہ میں اسرائیلی پونڈ کی قیمت میں اور کمی کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت اسرائیلی پونڈ کی قیمت ۸ر۲ ڈالر سے گرا کر ۲ یا صرف دو ڈالر تک کرنے کیلئے تیار ہے ۔ اسٹرلنگ کی شرح پر اس تبدیلی کا کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔ اسرائیل کی اقتصادی زبوں حالی کا ایک اور ثبوت حکومت کی قیمت پر مزید کمی کرنے پر غور کرنے کی آمادگی ہے اسرائیل کی قومی آمدنی بالکل ناکافی ہے ۔ (راسٹار)